## اہم آیات مبارکہ کا بامحاورہ ترجمہ (Imp For Long Questions)

**1۔** اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (مومن مہاجرین اور مجاہدین کو بشارت)

**جواب: بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر 20 تا 22:**

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے وہ اللہ کے نزدیک درجے میں زیادہ عظیم ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ اُن کا رب انہیں خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت اور رضامندی کی اور (ایسی) جنتوں کی جن میں اُن کے لیے دائمی نعمتیں ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ (ہی) کے پاس اجرِ عظیم ہے۔"

**2۔** هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

(تمام ادیان پر دین اسلام کا غلبہ، سونے اور چاندی کے ڈھیر رکھنے اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام)

**جواب: بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر 33 تا 35:**

"وہی ہے (اللہ) جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ اے ایمان والو! بے شک (اہل کتاب کے) اکثر علماء اور راہب یقیناً لوگوں کے مال ناحق کھا جاتے ہیں اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجیے۔ جس دن اُس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس

سے اُن کی پیشانیاں داغی جائیں گی اور اُن کے پہلو اور اُن کی پیٹھیں (کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کرر کھا تھا تو اب (اس کا) مزہ چکھو جو تم جمع کیا کرتے تھے۔"

**3۔** اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(مصارف زکوٰۃ کا بیان)

جواب: **بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر60:** "بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقراء اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (ان کے لیے ہے) جن کی تالیف قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔"

**4۔** وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (اہل ایمان کی صفات)

جواب: **بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر71:** "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ اُن پر رحم فرمائے گا بے شک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔"

**5۔** وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(اہل ایمان کیلئے بشارت)

جواب: **بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر72:** "اللہ نے مومن مردوں سے اور مومن عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاکیزہ

مکانوں کا ہمیشہ رہنے کے باغات میں، اور اللہ کی طرف سے رضامندی (جو) سب (نعمتوں) سے بڑھ کر ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

6۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (منافقین اور مشرکین سے جہاد کا حکم)

**جواب: بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر 73:**

"اے نبی! (ﷺ) آپ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجیے اور اُن پر سختی کیجیے اور اُن کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔"

7۔ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے خوشخبری)

**جواب: بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر 100:**

"اور مہاجرین اور انصار میں سے (ایمان لانے میں) جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی (اور اخلاص) کے ساتھ اُن کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اُس نے اُن کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (وہ) اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ عظیم کامیابی ہے۔"

8۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (جنت کے بدلے مومنوں کے جان و مال خرید لینے کا تذکرہ)

**جواب: بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر 111:**

"بے شک اللہ نے مومنوں سے خرید لی ہیں اُن کی جانیں اور اُن کے مال اِس کے بدلہ کہ اُن کے لیے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس قتل کرتے ہیں اور قتل (شہید) کیے جاتے ہیں اُس (اللہ)

پر یہ سچا وعدہ ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو زیادہ پورا فرمانے والا ہے تو اپنے اُس سودے پر خوشیاں مناؤ (جو) تم نے اُس سے کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

**9۔** یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (اہلِ ایمان کو سچوں کیساتھ ہونے کی ہدایت)

**جواب: بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر 119:**

"اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

**10۔** لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ﱫ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾ (اہلِ ایمان کے بارے میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شفقت و رحمت کا تذکرہ)

**جواب: بامحاورہ ترجمہ آیت نمبر 128 تا 129:**

"یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک (عظمت والے) رسول (ﷺ) تشریف لائے ہیں اُن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے۔ تمہارے لیے (بھلائی کے) بہت خواہش مند ہیں مومنوں کے ساتھ بہت شفقت فرمانے والے نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ (ﷺ) فرما دیجیے میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔"

## مشق (100 فیصد حل شدہ)

**سوال 1: مناسب ترین جواب پر (✓) نشان لگائیں۔**

۱۔ سورۃ التوبہ نازل ہوئی:

(الف) غزوۂ اُحد کے بعد　　(ب) غزوۂ احزاب کے بعد

(ج) **غزوۂ تبوک کے بعد**　　(د) غزوۂ موتہ کے بعد

۲۔ بنو نضیر کا قبیلہ تھا:

(الف) مجوسی　　(ب) مشرک　　(ج) **یہودی**　　(د) نصرانی

۳۔ "ابن مریم" کہتے ہیں:

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو　(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

(ج) حضرت یحییٰ علیہ السلام کو　(د) حضرت یونس علیہ السلام کو

۴۔ سورۃ التوبہ کا ایک اور نام ہے:

(الف) سورۃ الاستغفار　(ب) سورۃ المسد　(ج) سورۃ البراءۃ　(د) سورۃ التوحید

۵۔ سورۃ التوبہ میں سرزنش کی گئی ہے:

(الف) مشرکین کی　(ب) منافقین کی　(ج) یہود کی　(د) نصاریٰ کی

**سوال 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:**

**سوال 1: سورۃ التوبہ کی وجہ تسمیہ اور معنی و مفہوم کیا ہے؟**

**جواب:** سورۃ التوبہ کے دو نام ہیں: ۱۔ سورۃ التوبہ　۲۔ سورۃ البراءۃ

**1۔ توبہ کا معنی:** توبہ کے معنی ٹوٹنے اور رجوع کرنے کا ہے۔

**سورۃ التوبہ کی وجہ تسمیہ:** سورۃ التوبہ کو سورۃ التوبہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں بعض ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خصوصی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک کی مہم میں شریک نہ ہو سکے اور بعد میں انہوں نے اپنی اس خطا پر اعتراف کرتے ہوئے سچی توبہ کی۔

**2۔ البراءۃ کا معنی:** "براۃ" کے معنی کسی سے بَری، بے زار، لاتعلق اور دستبردار ہونا ہے۔

**سورۃ البراءۃ کی وجہ تسمیہ:** اس سورت کے شروع ہی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ مشرکین سے بَری اور بے زار ہیں۔

**سوال 2: سورۃ التوبہ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟**

**جواب: سورۃ التوبہ کا مرکزی مضمون:**

سورۃ التوبہ کا مرکزی مضمون مشرکین سے اعلانِ برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار اور کفار کا حرم شریف سے نکالے جانا اور منافقین کی رسوائی ہے۔ اور ساتھ میں اہل ایمان کو قتال کا حکم دیا ہے۔

**1۔ مشرکین سے اعلانِ برأت:** سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مشرکوں سے بیزاری، لاتعلقی اور آئندہ انہیں بیت اللہ کے قریب نہ آنے دینے کا اعلان ہے۔

**2۔ منافقین کی رسوائی:** سورۃ التوبہ میں منافقین کی بُری عادتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے مثلاً جھوٹ بولنا، جھوٹی قسمیں کھانا، ایذا رسانی کرنا، بخیل ہونا، سازشیں کرنا، طعنہ دینا، مذاق اُڑانا، حضور نبی کریم ﷺ کی مخالفت کرنا۔

**3۔ جنگ کا اعلان:** سورۃ التوبہ میں اہل ایمان کو قتال فی سبیل اللہ کیلئے اُبھارا گیا ہے کہ ان کفر کے پیشواؤں سے قتال کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”سورۃ البراۃ مشرکین کے بارے میں تلوار لے کر اُتری ہے۔“

**سوال 3:** سورۃ التوبہ کہاں نازل ہوئی؟

**جواب: سورۃ التوبہ کا زمانۂ نزول:** سورۃ التوبہ مدنی سورت ہے جو نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوئی۔

**آیات کی تعداد:** اس میں کل 129 آیات ہیں۔

**رکوعات:** سورۃ التوبہ میں 16 رکوعات ہیں۔

سورۃ التوبہ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے نویں سورت ہے۔

**سوال 4: سورۃ التوبہ کے شروع میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کیوں نہیں ہے؟**

**جواب: سورۃ التوبہ کی ابتدا میں بسم اللہ نہ لکھنے کا مسئلہ:** سورۃ التوبہ قرآن حکیم کی واحد سورت ہے جس کے آغاز میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ درج نہیں ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

**1۔ نبی کریم ﷺ کی اتباع:** مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے آغاز میں بِسۡمِ اللّٰہِ نہیں لکھوائی تھی اور بعد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے یہی سلسلہ جاری رہا۔

**2۔ امان کا حکم اُٹھالینا:** بِسۡمِ اللّٰہِ کے نہ لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ سورۃ البراءۃ کا نزول امان کا حکم اُٹھالینے کے لیے ہوا اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ امان (کی تعلیم) ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ سورۃ البراءۃ میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کیوں نہیں لکھی گئی؟ آپ نے فرمایا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ امان ہے اور سورۃ البراءۃ مشرکین کے بارے میں تلوار لے کر اُتری ہے۔

**سوال 5: سورۃ التوبہ کا مختصر شانِ نزول بیان کریں۔**

**جواب: سورۃ التوبہ کا شانِ نزول:** یہ سورت مدنی ہے اور فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی۔ اس سورت کے شروع کی آیات مبارکہ حضور ﷺ کے تبوک کے سفر کے بعد نازل ہوئی اور بقیہ آیات متعلقہ مواقع پر نازل ہوتی رہیں۔ ابتدائی آیات زمانۂ حج کے وقت نازل ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاجیوں

کا امیر بنا کر بھیج دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ احکام دے کر بھیجا تا کہ وہ مکہ میں ان کا عام اعلان کر دیں۔ دسویں ذی الحجہ کو جمرۃ العقبہ کے پاس کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس سورت کی ابتدائی آیات تلاوت فرما کر یہ اعلان کر دیا کہ کوئی شخص بیت اللہ کا عریاں طواف نہیں کرے گا، بلکہ آئندہ سال کسی مشرک کو بیت اللہ کے حج کی اجازت نہیں ہو گی۔

**سوال 3: خالی جگہ پُر کریں۔**

۱۔ سورۃ التوبہ مدنی سورت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں **فتح مکہ** کے بعد نازل ہوئی۔

۲۔ سورۃ التوبہ قرآن مجید کی **واحد** سورت ہے جسکے آغاز میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ درج نہیں ہے۔

۳۔ سورۃ التوبہ کے آغاز میں مشرکوں سے بے زاری اور آئندہ انہیں **بیت اللہ** کے قریب نہ آنے دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

۴۔ سورۃ التوبہ دورانِ ہجرت غارِ ثور میں **حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ** اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا تذکرہ ہے۔

۵۔ سورۃ التوبہ میں **زکوٰۃ** کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔

**سوال 4: درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے:**

**i۔** قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ وَ اِخۡوَانُکُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ وَ عَشِیۡرَتُکُمۡ وَ اَمۡوَالُ ِۣاقۡتَرَفۡتُمُوۡہَا وَ تِجَارَۃٌ تَخۡشَوۡنَ کَسَادَہَا وَ مَسٰکِنُ تَرۡضَوۡنَہَاۤ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ جِہَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۴﴾

**جواب:** **بامحاورہ ترجمہ:** "آپ فرما دیجیے (مسلمانو!) اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے خود کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں خسارے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب) تمہیں زیادہ محبوب ہیں اللہ سے اور اُس کے پاس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

**ii۔** ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ۙ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾

**جواب:** **بامحاورہ ترجمہ:** "وہی ہے (اللہ) جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔"

iii۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

جواب: **بامحاورہ ترجمہ:** "بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقراء اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (ان کے لیے ہے) جن کی تالیف قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔"

iv۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

جواب: **بامحاورہ ترجمہ:** "یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک (عظمت والے) رسول (ﷺ) تشریف لائے ہیں اُن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے۔ تمہارے لیے (بھلائی کے) بہت خواہش مند ہیں مومنوں کے ساتھ بہت شفقت فرمانے والے نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ (ﷺ) فرما دیجیے میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔"

## سرگرمیاں برائے طلبہ

**سوال: قرآن مجید کی جمع و تدوین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمات تحریر کریں۔**

جواب: **1۔ قرآن حکیم کی جمع و تدوین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں:** جس طرح قرآن مجید حضور ﷺ کے بتائے ہوئے الفاظ اور ترتیب کے ساتھ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں میں محفوظ رہا اسی طرح نزول کی تکمیل اور آپ ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد کتابی صورت میں جمع ہونے کا انتظام بھی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ اس مہم کی طرف سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توجہ اس وقت مبذول ہوئی جب جنگ یمامہ میں کئی سو حافظ و قراء شہید ہوگئے۔ اس پر انہوں نے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درخواست کی "میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کو

کتابی صورت میں جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔"

شروع میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس بار عظیم کو اٹھانے کے حق میں نہ تھے ان کی دلیل یہ تھی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خود ایسا نہیں کیا تو ہمارے لیے ایسا کام کرنا کب درست ہو سکتا ہے۔ جب اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اس رائے پر متفق ہو گئے تو کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس خدمت کے انجام دینے پر مامور کیا گیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے 75 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں 25 مہاجر اور 50 انصار کی ایک کمیٹی بنائی۔

**2۔ قرآن حکیم کی جمع و تدوین میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمات:** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جامع القرآن کہا جاتا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کیا بلکہ اس کے معنی ہیں کہ انہوں نے امت کو ایک قرآن پر جمع کیا۔ دراصل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مختلف ممالک اور علاقوں کے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جن کی زبان، مادری زبان عربی نہیں تھی۔ لہجات اور قرأت میں فرق ہونے کی وجہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محسوس ہوا کہ کہیں کتاب اللہ میں اختلاف پیدا نہ ہو جائے۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان کے مشورہ سے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مصحف صدیقی منگوایا اور اس کی لغت قریش پر مزید متعدد نقلیں اپنی نگرانی میں مکمل کروالیں کیونکہ قرآن لغت قریش میں ہی نازل ہوا ہے اور تمام اطراف خلافت میں اس کا ایک ایک نسخہ بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے سوا جس صحیفہ میں قرآن لکھا ہوا ہو اس کو معدوم کر دیا جائے۔ آپ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا یہ آپ کا عظیم احسان ہے۔

**سوال: سورۃ التوبہ آیت 40 کی روشنی میں غارِ ثور کا واقعہ بیان کریں۔**

**جواب: پس منظر:** نبوت کے اعلان کے بعد تیرہ سال تک نبی ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو مکہ مکرمہ میں بہت ستایا گیا۔ جب مدینہ منورہ میں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیلنے لگی تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ چند مسلمانوں کے سوا آہستہ آہستہ سب ہجرت کر گئے۔ کفارِ مکہ کو مسلمانوں کی ہجرت کی خبر ملی تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے قتل (معاذ اللہ) کا منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو کفارِ مکہ کی سازش کی خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے دے دی۔ ساتھ ہی آپ ﷺ کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم بھی دیا۔ جب کفار نے حضور پاک ﷺ کے گھر کا

محاصرہ کر لیا تھا تو حضور پاک ﷺ نے ہاتھ مبارک میں خاک اٹھا کر کفار کی آنکھوں میں جھونکتے ہوئے گزر گئے اور انہیں کچھ پتہ بھی نہ چلا۔ کفار ساری رات مکان کا محاصرہ کیے ہوئے بیٹھے تھے اور صبح بستر سے علی رضی اللہ عنہ اٹھے۔ آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور غار ثور کی طرف چل نکلے۔

**غارِ ثور (مکہ مکرمہ میں غار):** غار ثور مکہ معظمہ کے دائیں جانب تین میل کے فاصلے پر ثور پہاڑ میں واقع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو تین دن تک یہاں قیام کیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ جناب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اسی لیے انہیں یار غار کہتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوّل غار کو صاف کیا، بعد ازاں آپ ﷺ غار میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے راستے میں نبی اکرم ﷺ کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ آپؓ کے بیٹے قریش کی تمام نقل و حرکت کی خبر پہنچاتے رہے۔ آپؓ کے غلام بکریوں کو چرانے اسی طرف لے آتے اور ضرورت کے مطابق دودھ پلاتے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ہجرت مدینہ کے راستے میں سامانِ سفر کا انتظام کیا۔

**سوال: سورۃ التوبہ میں منافقین کے کون سی بُری عادات کا تذکرہ کیا گیا ہے؟**

**جواب: منافقین کی بُری عادات:** سورۃ التوبہ میں منافقین کی مندرجہ ذیل بُری عادات کا تذکرہ کیا گیا ہے:

**1۔ جھوٹ کی عادت:** منافقین اکثر جھوٹ بولتے تھے۔ غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونے کی غرض سے نبی کریم ﷺ کو جھوٹے عذر پیش کیے درحقیقت ان کا ارادہ ہی جہاد کرنا نہیں تھا۔

**2۔ مسلمانوں کی فتح پر ناخوش ہونا:** منافقین کی ایک کم ظرفی یہ تھی کہ ان کو مسلمانوں کی فتح و کامیابی پر سخت ناگوار ہوتی تھی اور اس طرح مسلمانوں کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔

**3۔ جھوٹی قسمیں کھانا:** منافقین کی ایک اور بُری عادت یہ تھی کہ یہ لوگ اپنے آپ کو ایمان والے کہتے تھے اور اس کے واسطے وہ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسمیں کھایا کرتے تھے۔

**4۔ ایذا رسانی کی عادت:** منافقین ہر وقت حضور پاک ﷺ کو اذیت اور تکلیف دینے میں لگے رہتے تھے۔

**5۔ بخل کی عادات:** منافقین کی ایک بُری عادت یہ بھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز کرتے تھے۔

**6۔ سازش کرنا:** منافقین مسلمانوں کے خلاف اکثر سازشیں کرنے میں سرگرم رہتے تھے مثلاً

تبوک کی واپسی پر منافقین نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف سازش کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔

**7۔ طعنہ زنی:** جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال زیادہ خرچ کرتے، یہ منافقین کہتے کہ اس کا مقصد ریاکاری اور نمود و نمائش ہے۔ اور تھوڑا دینے والوں کو کہتے کہ تیرے اس صدقہ سے کیا ہوگا۔

**8۔ مذاق اُڑانا:** منافقین مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مذاق اُڑاتے تھے کہ یہ تو ریاکاری کر رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے نیاز ہے جو اتنا تھوڑا کر کے دیتے ہو۔

**9۔ مخالفت کرنا:** منافقین حضور ﷺ کی غیر موجودگی میں مخالفت کرنے میں لگے رہتے تھے۔

**سوال: علم دین کی ترغیب کے حوالے سے قرآن حکیم کی آیت اور کوئی ایک حدیث تحریر کریں۔**

**جواب: قرآن حکیم کی روشنی میں علم دین کی ترغیب:**

## 1۔ سورۃ العلق آیت نمبر 1 تا 5:

ترجمہ: ”پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔“

## 2۔ سورۃ الزمر آیت نمبر 9:

ترجمہ: ”بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں (اپنے رب کی طرف سے)۔“

**حدیث شریف کی روشنی میں علم دین کی ترغیب:**

1۔ نبی کریم ﷺ فرماتا ہے ”جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے آسان کر دیتا ہے۔

2۔ حدیث نبویؐ ہے: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

3۔ نبی کریم ﷺ فرماتا ہے: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین

کی سمجھ عطا کر دیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، عطا کرنے والا تو اللہ ہی ہے۔

4۔ حدیث نبویؐ ہے: تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔

5۔ حضور پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: موت کے بعد بھی سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کے لیے جاری رہتا ہے اُس میں ایک یہ ہے کہ جس نے کسی کو علم سکھایا۔

## ہدایات برائے اساتذہ کرام

**سوال:** سورۃ التوبہ آیت 119 کی روشنی میں طلبہ پر اچھی صحبت کی اہمیت حدیث کی رو سے واضح کریں۔

**جواب: سورۃ التوبہ آیت نمبر 119:**

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

**وضاحت:** اس آیت میں تمام مسلمانوں کو تقویٰ کے لیے ہدایت فرمائی گئی ہے اور كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ میں اس طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ صفت تقویٰ حاصل ہونے کا طریقہ صالحین و صادقین کی صحبت اور عمل میں ان کی موافقت ہے۔ اس میں شاید یہ اشارہ بھی ہو کہ جن حضرات سے یہ لغزش ہوئی اس میں منافقین کی صحبت، مجالست اور ان کے مشورہ کو بھی دخل تھا۔

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی صحبت سے بچنا چاہیے اور صادقین کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ اس جگہ قرآن حکیم نے علماء صلحاء کے بجائے صادقین کا لفظ اختیار فرما کر عالم و صالح کی پہچان بھی بتلا دی ہے کہ صالح صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ نیت و ارادہ کا بھی سچا ہو، قول کا بھی سچا اور عمل کا بھی سچا ہو۔

**اچھی صحبت کی اہمیت حدیث کی رو سے:**

1۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کامل مومن کے علاوہ کسی کو ہم نشین نہ بناؤ اور تمہارا کھانا پرہیز گار ہی کھائے۔"

2۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بڑوں کے پاس بیٹھا کرو، علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکمت والوں سے میل جول رکھو۔"

3۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کون

سا ساتھی اچھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔"

**سوال: صاحبِ نصاب ہونے سے کیا مراد ہے؟ نیز زکوٰۃ کے نصاب بیان کریں۔**

**جواب: صاحبِ نصاب:** صاحب نصاب ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ اس پر اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوتا ہے۔

**نصاب:** نصاب سے مراد مال کا وہ کم از کم اندازہ ہے جو زکوٰۃ کے قابل وصول ہونے کے لیے شریعت میں مقرر ہے جو مال نصاب میں کم ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہیں۔

**زکوٰۃ کے نصاب:**

**1۔ سونا، چاندی یا مالِ تجارت:** جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی مالیت کے برابر نقدی یا سامان تجارت اپنی حاجات ضرورت سے زائد و فارغ ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی فیصد بطور زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

**2۔ زرعی پیداوار پر زکوٰۃ:** زمین کی پیداوار تھوڑی ہو یا بہت، جونہی فصل تیار ہو جائے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے نہری اور چاہی زمین سے بیسواں اور بارانی زمین سے دسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے اسے عشر کہتے ہیں اس میں سال کا گزرنا شرط نہیں۔ زمین کی ہر پیداوار میں عشر واجب ہے خواہ ذخیرہ ہو سکے یا نہ ہو سکے۔

**3۔ جانوروں پر زکوٰۃ:** مویشیوں اور جانوروں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے بھیڑ بکریوں کا نصاب کم از کم چالیس (زکوٰۃ ایک بھیڑ یا بکری) بھینسوں اور گائیوں کا کم از کم تیس اور اونٹوں کا کم از کم پانچ مقرر ہے، تیس گائے، بھینسوں میں گائے یا بھینس کا ایک بچہ جو پورے ایک سال کا ہو دینا ہوگا۔ پانچ اونٹوں پر ایک بکری واجب ہے وغیرہ۔

**سوال: قرآن حکیم کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کی شان کو نمایاں کریں۔**

**جواب: قرآن حکیم کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کی شان مبارک:**

**1۔ سورۃ النحل آیت نمبر 89:**

ترجمہ: "اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے

ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔"

**2۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 1:** ترجمہ: "پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ خوب سننے دیکھنے والا ہے۔"

**3۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر 33:** ترجمہ: "اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک برا مانیں۔"

**4۔ سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107:** ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

**5۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 119:** ترجمہ: "ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جہنم والوں کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھا جائے گا۔"

**6۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40:** ترجمہ: "(لوگو) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو (خوب) جانتا ہے۔"

**7۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر 45:** ترجمہ: "اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپکو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا خوشخبری سنانے والا بھیجا ہے۔"

**8۔ سورۃ سبا آیت نمبر 28:** ترجمہ: "ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔"

**9۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 164:** ترجمہ: "بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ انہیں میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

**10۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر 158:** ترجمہ: "آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی

طرف سے اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں پر اور زمین میں ہے۔"

**سوال:** سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی واقعہ تلاش کریں جس سے یہ معلوم ہو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے حوالہ سے کس قدر ادب و احترام کا خیال رکھتے تھے؟

**جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے حوالہ سے ادب و احترام:**

1۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد کی طرف آرہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے کانوں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پڑی کہ بیٹھ جا۔ آپ رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھ گئے اور گھسٹ کر مسجد کی طرف آنے لگے۔ ایک دیکھنے والے نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مسجد میں کھڑے لوگوں کو کہا تھا کہ بیٹھ جاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ کو تو نہیں کہا تھا۔

اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہاں پہنچتے پہنچتے میری جان نکل جائے تو میں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک آواز میرے کانوں میں پڑی اور میں نے اس پر عمل نہیں کیا۔

2۔ 6ھ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے مشرکین مکہ کے ایک سردار عروہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کے لیے آئے۔ واپس جا کر انہوں نے قریش کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی اطاعت اور وفا شعاری کی یہ شاندار گواہی دی:

"اے میری قوم! اللہ کی قسم! میں البتہ بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں اور قیصر و کسریٰ و نجاشی کے ہاں گیا ہوں، اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ جس کے اصحاب اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے جب کبھی کھنکار پھینکا ہے تو وہ اصحاب میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ گرا ہے جسے انہوں نے اپنے منہ اور جسم پر مل لیا ہے۔ جب وہ اپنے اصحاب کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس کی تعمیل کے لیے دوڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو وہ اس کے پانی کے لیے باہم جھگڑے کی نوبت پہنچنے لگتی ہے اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو اصحاب اور از روئے تعظیم ان کی طرف تیز نگاہ نہیں کرتے۔ انہوں نے تم پر ایک نیک امر پیش کیا ہے اسے قبول کرو۔"

# اضافی MCQs

1۔ سورۃ التوبہ کی آیت کی تعداد ہے:

(الف) 75 **(ب) 129** (ج) 200 (د) 286

2۔ سورۃ التوبہ کا دوسرا نام ہے:

(الف) سورۃ الملائکۃ (ب) سورۃ الاسراء (ج) سورۃ العقود **(د) سورۃ البراۃ**

3۔ غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:

**(الف) رومیوں سے** (ب) مشرکین سے (ج) یہودیوں سے (د) منافقین سے

4۔ کس سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے؟

(الف) سورۃ الانفال **(ب) سورۃ التوبہ** (ج) سورۃ الفاتحہ (د) سورۃ النمل

5۔ سورۃ التوبہ نازل ہوئی:

(الف) فتح مکہ کے بعد **(ب) غزوۂ تبوک کے بعد** (ج) غزوۂ اُحد کے بعد (د) غزوۂ بدر کے بعد

6۔ مسجد کی تعمیر اور نگرانی کے لیے شرط ہے:

**(الف) ایمانِ کامل** (ب) تاجر ہونا (ج) مالدار ہونا (د) صاحبِ علم ہونا

7۔ سورۃ التوبہ میں تفصیلی ذکر ہے:

(الف) جنگِ یرموک کا (ب) فتح مکہ کا **(ج) غزوۂ تبوک کا** (د) غزوۂ موتہ کا

8۔ سورۃ التوبہ میں ذکر ہے:

(الف) عرفات کا (ب) حدیبیہ کا **(ج) غارِ ثور کا** (د) غارِ حرا کا

9۔ سورۃ التوبہ میں سازشیں بے نقاب ہوئی:

**(الف) منافقین کی** (ب) یہودیوں کی (ج) عیسائیوں کی (د) مشرکین کی

10۔ براءۃ کے معنی ہیں:

(الف) کسی سے بری (ب) بےزار (ج) لاتعلق **(د) یہ سب**

11۔ نبی کریم ﷺ نے کس صحابی کو حاجیوں کا امیر بنا کر مکہ بھیجا؟

**(الف) حضرت ابو بکر صدیق** (ب) حضرت علی

(ج) حضرت عثمان غنی (د) حضرت عمر